رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ - تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

سرپرستان - معاونین - عام - طلباء - ہندوستانی

جلد ۱۴ | قادیان مورخہ ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ر جمادی الاول ۱۳۴۸ھ | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت رو بہ ترقی ہے۔ انشاء اللہ ایک دو یوم تک حضور چلنے پھرنے لگیں گے۔ احباب صحت کے واسطے دعا کرتے رہیں

(۲) ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا دوپہر کی گاڑی سے بخیریت تمام معہ چند معززین سماٹرا واپس تشریف لائے۔ اسٹیشن پر احباب قادیان نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ اور جلوس کے ساتھ وہ داخل دارالامان ہوئے۔ پہلے مولوی صاحب نے مسجد مبارک میں دوگانہ ادا کیا۔ پھر اپنے گھر تشریف لے گئے ۲۰ ر اکتوبر کو مولوی صاحب اور ان کے ہمراہیان سماٹری احباب کو طلباء مدرسہ احمدیہ نے بعد عصر دعوت چاء دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ ۲۳ ر کو اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے آپ کو معہ دیگر احباب ٹی پارٹی دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ پھر ۲۴ ر اکتوبر کو طلباء مولوی فاضل کلاس جامعہ احمدیہ نے چاء نوشی کے لئے مدعو کیا۔ اور ایڈریس دیا۔ سب کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی حسب موقعہ تقریریں کیں۔ سماٹرا سے آنے والے احمدی احباب میں ایک وہاں کے راجہ ابوبکر صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ ہیں۔ دوسرے ایک معزز اعلیٰ عہدہ دار سرکار ہیں۔ جو معہ اہل و عیال تشریف لائے ہیں۔ اور کئی ماہ تک ان کا ارادہ دارالامان میں رہنے کا ہے۔

(۳) ولادت۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک لمبے عرصہ کے بعد مکرمی مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر بیت المال کے گھر میں ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کو فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے مولود

خطاب بہ مسلم،

سخنے قول خالص سے بیاں ہے
معطر ذکر نبوی سے زباں ہے

ہے وہ مقصود و مطلوب مسلماں
محبت اس کی ہر دل میں نہاں ہے

خدا کا برگزیدہ - سید خلق
بصد عزت ہمیشہ کامراں ہے

جو اٹھا بہر تکذیب محمدؐ
ہوا فہری نشاں سے بے نشاں ہے

کدھر ہیں بوجہل - بولہب و ہندہ؟
مکذب اسود عنسی کہاں ہے؟

ہے - جس جا مولد و مبعث نبی کا
زمیں کا اتنا ٹکڑہ آسماں ہے

ذرا اے قوم مسلم! ہوش میں آ؟
کہ آیا سر پہ وقت امتحاں ہے

وہ نبأ تبلون یاد کر تو
خدا ہر دم ترا خود پاسباں ہے

نہیں کیوں متحد اب خیر امت
ہر اک کیوں دوسرے پہ بدگماں ہے؟

کہا قرآں نے تم کا روال ہو
محمدؐ کاروان کا سارباں ہے

ہماری بیکسی ہے وقف بیداد
گلِ امید چشم خونفشاں ہے

خدا کے واسطے جھگڑوں کو چھوڑو
نفاق باہمی تیغ و سناں ہے

:: آیا جس کی آمد دیکھنے کو
نگاہِ شوق سوئے آسماں ہے

مسیحِ وقت آیا قادیاں میں
جبھی تو قادیاں دارالاماں ہے

خدایا قوم مسلم کو جگا دے!
الم سے قلب خادم خونچکاں ہے

(از ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے:۔ "اندیشہ ہے کہ جرنیل نادرخاں نے جلد بازی سے کام لے کر اپنے بادشاہ ہونے کا جو اعلان کر دیا ہے۔ اس سے افغانستان کی صورت حالات پُرامن نہیں ہوگی۔ شہر کابل کی لوٹ مار اور خارجہ سفارت خانوں پر حملے کی خبر کے ساتھ ہی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ افغانستان کے اندر باہر شاہی خاندان کی جماعت جرنیل ممدوح کے انتخاب کی مؤید نہیں۔ اگرچہ اس کے دل میں اس حیثیت سے ان کا بڑا احترام ہے۔ کہ وہ افغانستان کے ایک نہایت قابل جرنیل ہیں۔

وزارت خارجہ نے سردار عبدالحکیم خاں وکیل تجارت افغانستان مقیم پشاور کو ایک برقی پیغام کے ذریعے سے جرنیل نادرخاں کو بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کر دیا

سردار موصوف کہتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ موجودہ وزراء بچہ سقا کو غازی کہتے ہوئے مجھ سے درخواست کر رہے تھے۔ کہ اسے بادشاہ تسلیم کر لو۔ اور آج وہی مجھ سے جرنیل نادرخاں کو بادشاہ تسلیم کرنے کی استدعا کر رہے ہیں مجھے ان وزراء کے اختیارات اور قابلیت پر اعتراض ہے۔

سردار موصوف جرگے کے فیصلے کو جو حالات گردوپیش کے باعث اور تسخیر کابل کے بعد اس قدر جلد ملک کی صحیح صحیح نمائندگی نہیں کر سکتا تھا۔ تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے جرنیل نادرخاں کے ان صادقانہ وعدوں کا بھی جو انہوں نے قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کئے تھے۔ ذکر کیا ہے۔ یعنی نہ تو وہ خود افغانستان کی بادشاہی منظور کرینگے۔ اور نہ اس سلسلے میں اپنے خاندان کے کسی رکن کی تائید وحمایت کریں گے۔ کیونکہ ان کے خیال میں صرف غازی امان اللہ خاں کو بادشاہ بننا چاہیئے۔

سردار موصوف کہتے ہیں۔ کہ جرنیل نادرخاں نے اپنی بادشاہی کا اعلان کر کے افغانستان کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے مجھے امید ہے۔ کہ اگر واقعی جرنیل نادرخاں افغانستان کے امن اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود کے آرزومند ہیں۔ تو وہ بہت جلد کابل پر غازی امان اللہ خاں کا علم بلند کر دیں گے اور مسجدوں کے اندر نماز جمعہ کے دوران میں ان کے نام کا خطبہ پڑھوائیں گے ؛

کہا جاتا ہے۔ کہ قلعہ ارک میں ایک مقفل کمرے کے اندر سے چھ مقطوع الاعضاء لاشیں پائی گئی ہیں۔ ان میں سے تین کی شناخت کر لی گئی ہے۔ جنکے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک لاش تو غازی امان اللہ خاں کے بھائی عبدالمجید خاں کی ہے۔ دوسری ایک بوڑھے شخص محمد عثمان خاں کی ہے۔ جو کسی وقت قندھار کے گورنر اور بادشاہ گر مشہور تھے۔ اور تیسرے غازی ممدوح کے سوتیلے بھائی حیات اللہ خاں کی ہے۔

پنجشنبہ کو لدھیانہ کے قریب مسلح ڈاکوؤں کے ایک ریل گاڑی کو روک لینے کا جو حادثہ رونما ہوا تھا۔ اس کے متعلق مزید تحقیقات مظہر ہے۔ کہ خطرے کی زنجیر کھینچ کر گاڑی ٹھہرائی گئی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک یا اس سے زیادہ ڈاکو گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ گاڑی میں دو انجن لگے ہوئے تھے۔ اور جب ڈاکوؤں نے گاڑی پر گولیاں برسائیں۔ تو دونوں ڈرائیور مجروح ہو گئے۔

ڈاکوؤں کی تعداد ایک درجن کے قریب تھی جن میں سے بعض کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سکھ تھے۔ ڈاکوؤں نے بعض دیہاتیوں سے جو گاڑی کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ کہا۔ کہ ہم صرف گاڑی کے صندوق سے حکومت کا روپیہ لینا چاہتے ہیں۔

حکومت پنجاب نے ڈاکوؤں کا سراغ لگانے یا ایسی اطلاع دینے والے کے لئے جس سے ڈاکو گرفتار ہو سکیں۔ ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے۔

احتیاط کے طور پر رات کی گاڑیوں کے گارڈوں کی تعداد دگنی کر دی گئی ہے۔ اور آئندہ لاہور کے جنوب کی گاڑیوں کے تمام گارڈ مسلح ہوا کریں گے ؛

بابا کھڑک سنگھ نے اکالی دل اور پربندھک کمیٹی کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا ہے ؛

چیف کمشنر دہلی نے کرانتی سیجل ہوز نامی پوسٹر جس پر بھگت سنگھ اور دت کی تصاویر تھیں۔ ضبط کر لیا ہے۔ اور مغویانہ قرار دیا ہے۔

مقدمہ سازش میرٹھ پر خرچ کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ۱/۲ ۱ لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں ؛

اسمبلی بم کیس کی اپیل بہت جلد ہائی کورٹ میں پیش ہونے والی ہے۔ سردار بھگت سنگھ اور مسٹر بی کے دت کی طرف سے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور مسٹر آصف علی دہلی والے پیش ہوں گے ؛

پولیس نے ریاست بلاسپور میں سردار رتن سنگھ ببیر اکالی کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے گڑھ شنکر میں بم پھینکے۔ اور گولیاں چلائیں۔ گرفتاری کے وقت ان کے قبضہ سے ۱۲ بم ایک بندوق اور ایک کرپان نکلی۔ حال ہی میں سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیارپور نے اعلان کیا تھا۔ کہ رتن سنگھ کا سراغ لگانے والے کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے گا ؛

بیٹی کے ساتھ بیٹے کی شادی

سندھ میں ایک برہمن نے اپنی لڑکی کی شادی اپنے سگے پتر کے ساتھ کی۔ اس کے دوسرے پتر نے پولیس میں رپورٹ کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی نے پولیس کے سامنے تسلیم کیا ہے۔ کہ میں نے فی الواقع اپنے بھائی کے ساتھ شادی کی ہے۔ اور میں گرہست بھوگ بھی کر چکی ہوں۔ قطع نظر ان نقائص اور برائیوں کے جو ایسے قریبی رشتوں میں شادی کرنے سے رونما ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ اگر ویدوں میں ایسی شادی کی ممانعت نہیں۔ تو برہمن دیوتا کا کیا قصور؟

ریاست میسور کی مجلس قانون ساز میں ۱۸ اکتوبر کو چند غیر سرکاری ارکان نے ذبیحہ بقر کو ممنوع قرار دینے کی تحریک پیش کی۔ سرکاری ارکان متعلقہ نے جواب دیا۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیٹی پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے۔ اور ہم اس کی رپورٹ کے منتظر ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۹ء

دربار خلافت

مسجد مبارک میں بعض نمازوں کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ بنصرہ احباب میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ تو اس وقت بعض دوست مختلف سوالات کرتے ہیں۔ ان کے جواب حضور نے جو دیئے۔ وہ معزز الفضل مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۹ء سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ناظرین فاروق اس سے مستفید ہوں (ایڈیٹر)

۵ر اکتوبر ۱۹۲۹ء بعد عصر

ذبیحہ گائے

ایک صاحب کے ذکر پر کہ ہمارے ہاں گاؤں میں ڈپٹی کمشنر نے گائے ذبح کرنا حکماً بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ قانون دانوں کی رائے ہے۔ اس وجہ سے ڈپٹی کمشنر پر نالش ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ہمارے جائز حق سے ہمیں روک رہا ہے۔ اسے روکنے کا کوئی حق نہیں۔ قانون میں بالصراحت یہ ہدایت ہے۔ کہ اس قانون سے مقصود گائے کشی کو روکنا نہیں بلکہ ایسے طریق اختیار کرنا ہے جس سے ہندوؤں کو کم سے کم تکلیف ہو۔ جب یہ قانون بنا۔ تو ملتان میں کمشنر نے اس کی بناء پر گؤکشی کی ممانعت کر دی۔ مقامی گورنمنٹ نے گورنر جنرل کو لکھا۔ کہ یہ فیصلہ غالباً آپ کے قانون کے منشاء کے خلاف ہے۔ جس کے جواب میں گورنر جنرل نے لکھا۔ فیصلہ نہ صرف قانون کے الفاظ بلکہ اسکی روح کے بھی خلاف ہے قانون کا منشاء یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنا دیا جائے۔ بلکہ حتی الامکان ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ گورنمنٹ نے خود اجازت دے رکھی ہے جہاں جہاں میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ وہاں تو حکم ہے کہ فوراً مذبح کھل جائے۔ مسمانی ٹاؤن کمیٹی کے لئے اجازت طلب کرنے پر فوراً حکم دیدینے کا حکم ہے۔ اور باقی جگہ کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔

ایک صاحب نے کہا۔ کہ ہم اپنے ہاں گائے بغیر کسی اجازت کے ذبح کرتے ہیں۔ لیکن اس کی اطلاع ڈپٹی کمشنر کو دیدیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اطلاع کی ضرورت نہیں ممکن ہے۔ اس اطلاع کو ہی بعد میں اجازت تصور کر لیا جائے جب تک ہندوؤں کو عادت نہ ڈالی جائے گی۔ کہ وہ اسے برداشت کریں۔ مشکلات دور نہ ہوں گی ؛

۹ر اکتوبر ۱۹۲۹ء بعد نماز ظہر

سلطنت برطانیہ میں ضعف و اختلال

اس تذکرہ پر کہ عمال حکومت آج کل یا تو بہت ڈھیلے ہیں۔ اور یا بہت رعونت پسند۔ متوسط طبقہ کے افسر عموماً طور پر مقبول ہوتے ہیں۔ بکثرت نظر نہیں آتے اور موجودہ حکام عام طور پر کوئی زیادہ قابلیت نہیں رکھتے۔ یوں بھی حکومت زبردست کی تائید کرتی ہے۔ اور کمزور کے حقوق کی پوری نگہداشت نہیں کرتی۔

حضور نے فرمایا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ الہام

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال

بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال

کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ اتنے سالوں کے بعد حکومت مٹ جائیگی۔ بلکہ ضعف و اختلال کی پیشگوئی تھی۔ جو بہت سے اثر والی ہے۔ اور اس کی صداقت کا دنیا ایک عرصے سے مشاہدہ کر رہی ہے ؛

ذبیحہ گائے کے متعلق لیڈروں کے خطوط

ذبیحہ گاؤ کے متعلق جو خط حضور نے ہندو و مسلم لیڈروں کے نام ارسال کیا تھا۔ اس کے ذکر پر فرمایا۔ ان کے جواب میں سردار جوگندر سنگھ صاحب۔ سردار تارا سنگھ صاحب بھائی پرمانند صاحب دیانند کالج جالندھر کے۔ ایک ایم۔ ایل۔ سی مہاسبھا کے سکرٹری اور بعض مسلمان لیڈروں کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔

شاردا ایکٹ

شاردا ایکٹ کے متعلق فرمایا۔ اصولاً تو میں اس کا مخالف نہیں ہوں۔ اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضٰ سے ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں شادی کی۔ لیکن یہ عمر عرب کے لحاظ سے کافی ہے نیز آپ مامور تھے۔ آپ کو الہاماً بتایا گیا۔ کہ یہ بابرکت ہے۔ اس لئے آپ نے اس پر عمل کیا۔ صحابہؓ کے عمل سے ثابت ہے۔ کہ بعض جائز باتوں میں بھی عیب پیدا ہوا۔ تو ان سے روک دیا گیا۔ مثلاً شریعت کا حکم ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو جوش میں ایک ہی وقت میں تین طلاق دیدے۔ تو وہ ایک ہی سمجھی جائیگی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا۔ کہ عیب کے طور پر یہ بات مسلمانوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ اور ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دیدینے کا مرض عام ہو رہا ہے۔ تو آپ نے حکم دیدیا۔ کہ اب اگر کوئی اس طرح کرے گا۔ تو میں اسے تین ہی شمار کر کے علیحدگی کرا دوں گا۔ کیونکہ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ جائز بات کا ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ تو اس سے روک دیا۔ پس بعض نقائص کو روکنے کیلئے جواز کو روکا بھی جا سکتا ہے۔ اگرچہ استثنائی صورتوں میں چھوٹی عمر کی شادی کی اجازت ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے۔ مثلاً ہم ایک مبلغ کو باہر بھیجتے ہیں۔ وہ کئی سال کے بعد واپس آئیگا اس کو پچھلے رشتہ داروں پر اعتماد نہیں۔ اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنی لڑکی کا رشتہ خود ہی کر جائے۔ تو اس کی اسے اجازت ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ استثنائی صورتیں ہیں۔ یوں شریعت کا منشاء یہی ہے۔ کہ شادی کے لئے لڑکی کی اجازت لی جائے۔ ...

اور اجازت بعد از بلوغت ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن موجودہ صورت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت اس بل کے خلاف ہے۔ اس لئے اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

گائے اور قدیم ہندو مذہب

(۱۷)

اس وقت جب کہ تمام ممالک ترقی کے معراج پر پہنچنے کی دن رات کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان میں کوئی ایسی قوم نہیں نظر آتی۔ جو کہ ترقی کرنے میں اپنی ہمسایہ قوموں سے پیچھے ہو۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہمارا ہندوستان ابھی تک تنزل کے سمندر میں غوطے کھاتا ہوا دن بدن تحت الثریٰ کو جا رہا ہے۔ حالانکہ بقول آریہ دوستوں کے ایک خیالی وقت وہ بھی تھا۔ جبکہ ہندوستان تمام ملکوں اور انسانوں کا گرو اور ان کے ودیا گرہن کرنے کا بھون تھا۔ اور دنیا بھر کے بڑے بڑے عالم یہاں آکر تحصیل علوم کرتے تھے۔ لیکن افسوس آج ہندوستان کے واحد اجارہ دار بلکہ مالک آریہ مہاشے اپنی ہی مذہبی کتب سے ایسے ناواقف ہو گئے ہیں۔ کہ جس سے قسم قسم کے غلط عقیدوں اور بیہودہ کڑیوں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بس اگر یہی لیل و نہار ہے۔ تو قریب ہے۔ کہ آریہ قوم کا نام و نشان دنیا کی ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ تمام آریہ مل کر اپنی قوم کی اصلاح کا کوئی علاج سوچیں۔ تاکہ یہ گری ہوئی آریہ جاتی کسی تہذیب کے مقام تک پہنچ جاوے۔ بعض آریہ مہاشے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کس طرح ان میں انکی مذہبی کتابوں کا علم پھیل جاوے۔ اور یہ ایک خوش کن تحریک ہے۔ جس کے لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ وقت جلدی آوے۔ جبکہ ہمارے دیانندی دوست اپنی مذہبی پرانی کتابوں کو پڑھنا اور سمجھنا شروع کریں۔ تاکہ ان کو پتہ لگ جاوے۔ کہ ان کے بزرگوں اور رشیوں کا کیا دستور العمل تھا۔ اور اپنے لوگوں کو وہ کیا سکھاتے تھے۔ کیونکہ اس موجودہ زمانے میں ہمارے دیانندی بہت سی باتوں میں اپنے قدیم رشیوں منیوں کی منشاء کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر میں اس وقت گائے کو لیتا ہوں۔ جس کو کہ دیانندی دوستوں نے خدا سے بھی زیادہ عزت دی ہوئی ہے۔ اور یہی گائے فساد کی جڑ ہے۔ کیونکہ اس سے ہر سال جگہ جگہ سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور بتاتا ہوں۔ کہ آریہ رشیوں کا گائے کے بارے میں کیا حکم تھا۔ جس وقت ہم ہندو مذہب کی پرانی کتابوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ رشیوں کے وقت میں جو کہ بقول دیانندی دوستوں کے ویدوں کے رواج کا زمانہ تھا۔ اور اس وقت وید آدی گرنتھوں کے جاننے والے بھی کثرت سے بھارت ورش میں پائے جاتے تھے۔ گائے کا گوشت کھانا کوئی پاپ یا عیب نہیں تھا۔ اور یہ امر آریوں کے مذہبی گرنتھوں سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ناظرین فاروق کے فائدہ کے لئے ایسے چند حوالہ جات وید اور شاستروں سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوتی ہے۔ کہ قدیم زمانہ میں گائے کے گوشت کا استعمال کرنا کوئی برا کام خیال نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ بعض مذہبی رسومات مثلاً ہون یگیہ آدی میں سامگری کے ساتھ اس کی بھی آہوتی دی جاتی تھی۔

پہلا حوالہ سوم کو نچوڑتے ہوئے گائے کے چرم پر بیٹھتے ہیں۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۴ منتر ۹۔ رگ وید میں لکھا ہے۔ کہ ہون کے موقعہ پر ہر ایک آریہ کو چاہیئے۔ کہ وہ گائے کے چمڑے پر بیٹھکر ہون کرے اور سوم کو نچوڑے۔ بعض ہمارے دیانندی دوست کہدیا کرتے ہیں۔ کہ گائے کے چمڑے کا استعمال ہون میں کیا جاتا تھا۔ لیکن وہ چمڑا ان گایوں کا ہوتا تھا۔ جو کہ اپنی طبعی موت سے مرا کرتی تھیں۔ نہ کہ زندہ گایوں کو چمڑے کی خاطر مارا جاتا تھا۔ لیکن ان کا یہ قول کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس وقت اگر بھارت ورش کی آبادی تیس کروڑ بھی مان لی جاوے۔ تو ان میں کم از کم بیس کروڑ یگیہ کرانے والے تو ہونگے۔ کیونکہ وہ زمانہ ویدک تھا اور کوئی گھر بغیر ہون یگیہ کے نہیں نظر آتا تھا۔ اب ہم پوچھتے ہیں۔ کہ بیس کروڑ گایوں کی کھالیں ان آریہ مہاشوں کو کس طرح میسر ہوتی تھیں۔ جن کا دھرم روزانہ ہون کرنا تھا۔ کیونکہ اگر وہ ہون نہ کرتے۔ تو ضرور شودر ہو جاتے۔ پس اس وقت ہر ایک آریہ یگیہ کرتا ہوگا۔ اور ہر ایک کے لئے ایک ایک کھال ضروری ہونی چاہیئے تھی۔ جو کہ بغیر ذبح کئے گایوں کے ملنی مشکل ہے۔ کیونکہ عقل سلیم اس بات کو نہیں مان سکتی۔ کہ اس قدر گائیں مریں کہ جن سے بیس کروڑ آدمیوں کو ہون کرنے کے لئے کھالیں مل سکیں۔ پس یقیناً کھال کا آسن بنانے کے لئے اس وقت گایوں کو ذبح کیا جاتا ہوگا۔ جیسا کہ وید منتر سے بھی ظاہر ہے۔

(۲) نیتا کپڑے کی مانند چمڑوں کو پہنے ہوئے مختلف علوم سے اس یگیہ کو دوہتے ہیں۔ رگوید بھاشیہ جلد اول ۲۳ پنڈت شو شنکر کاویہ تیرتھ۔

اس منتر میں وید بھگوان منشوں کو حکم دیتے ہیں۔ کہ قوم کے سوامی کا یہ دھرم ہے۔ کہ وہ یگیہ کرتے وقت گائے کے چمڑے کا لباس دھارن کرے۔

(۳) گایوں کے چمڑے اور چربی سے تیار ہونے والا مضبوط ہو۔ رگوید ادھیائے ۲ انوواک ۱۷ ۳۵ منتر ۱ اور یاسک منی نے نرکت میں فرمایا کہ یہ منتر رتھ کی تعریف میں ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ پرانے زمانہ میں لڑائی کے لئے جو رتھ استعمال کئے جاتے تھے۔ ان میں گائے کی چربی وغیرہ استعمال کی جاتی تھی۔ تاکہ وہ رتھ مضبوط ہو جاوے۔

(۴) اتتھی (مہمان) کو بھوجن کرائے بغیر گرہستی پہلے نہ کھائے۔ خاص کر گائے کا مانس اور دودھ تو اتتھی کو کھلائے بغیر ہرگز نہ کھائے۔ اتھر وید کانڈ ۹ سوکت ۳ منتر ۳۷ و ۳۹۔ اس میں وید بھگوان کا ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک گرہستی کا یہ دھرم ہے۔ کہ وہ مہمان کی تواضع کئے بغیر ہرگز کھانا نہ کھائے۔ خصوصاً گائے کا گوشت اور دودھ تو کبھی بھی اس کو کھلائے بغیر نہ کھائے۔ کیونکہ یہی وید کی آگیا ہے

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

حضرت مسیح موعود اور آپ کے اہلبیت پر پیغام پارٹی کا افتراء

(۲)

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

اخرج منہ الیزیدیون

دوسری بات جس کو پیغام صلح نے بالکل ہی غلط رنگ میں پیش کیا ہے۔ یہ ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام اخرج منہ الیزیدیّن اہل قادیان پر اس رنگ میں چسپاں کرتا ہے۔ کہ گویا قادیان میں نعوذ باللہ سب کے سب یزیدی الطبع لوگ رہتے ہیں اور اس طرح وہ استدلال کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں فتنہ کا اصل باعث یہی قادیان کے باشندے ہیں۔

(۱) ہمیں اگرچہ اس سے انکار نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ایک یہ معنے بھی لئے ہیں۔ کہ خود قادیان میں یزیدی الطبع لوگ موجود ہیں۔ مگر ان یزیدی الطبع لوگوں سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف وہ لوگ لئے ہیں۔ جو حضور کے دعویٰ مسیحیت کے منکر تھے۔ اور باوجود بار بار سمجھانے کے اور بیسیوں قسم کے نشانات و معجزات دیکھنے کے حق کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔ چنانچہ حضور نے نزول المسیح میں صاف طور پر لولا الاکرام لھلک المقام کے یہ معنے بیان کئے ہیں۔ کہ:۔

"اگر مجھے تمہاری عزت ظاہر کرنا ملحوظ نہ ہوتا تو میں اس مقام کو یعنی قادیان کو طاعون سے فنا کر دیتا۔ یعنی اس گاؤں میں بھی بڑے بڑے خبیث اور شریر اور ناپاک طبع اور کذاب اور مفتری رہتے ہیں۔ وہ اس لائق تھے۔ کہ قہر الٰہی سب کو ہلاک کر دیوے۔ مگر میں ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ درمیان میں تمہارا وجود بطور شفیع کے ہے۔ اور تمہارا اکرام مجھے منظور ہے۔" صفحہ ۱۶

"قادیان سب سے پہلے فنا کرنے کے لائق تھی۔ کیونکہ یہ لوگ نزدیک ہو کر پھر دور ہیں۔ اور بہتوں کا خدا پر ایمان نہیں۔ اور نہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنا ناپاک چولہ اتار کر حق کو قبول کریں۔" صفحہ ۱۱

الغرض یہ یزیدی الطبع لوگ صرف وہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو سنتے ہی آپ کو جھٹلا دیا۔ اور ہر قسم کی ایذاؤں اور شرارتوں سے آپ کا مقابلہ کیا۔ اور نہ چاہا۔ کہ خدا کی باتوں کو مان جائیں۔ اور جبکہ یزیدی الطبع لوگوں سے صرف ایسے لوگ ہی مراد ہیں۔ اس الہام کو جماعت قادیان پر اس رنگ میں چسپاں کرنا کہ گویا نعوذ باللہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت اور مہاجران قادیان کے لئے یہ الہام ہے۔ نہایت بیہودہ اور ناپاک رویہ ہے۔ جس پر جس قدر بھی اظہار نفرین کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ یہ ایک دھوکا اور فریب ہے۔ جو کہ پیغام نے اپنے لوگوں کو دیا۔ اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ آئندہ اس قسم کی جھوٹی باتیں منسوب کرنے سے احتراز کیا جائے گا۔

یزیدی الطبع لوگوں کا اخراج

(۲) اگرچہ اس الہام کے ایک وہ معنی بھی ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے۔ لیکن اس الہام کی حقیقی شان اُس وقت جلوہ گر ہوئی۔ جبکہ وہ لوگ جو اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بغض و تعصب رکھکر یزیدی صفت بن چکے تھے (یعنی اہل پیغام) حکمت الٰہی کے ماتحت قادیان سے نکال دیئے گئے۔ اور خدا کا یہ الہام بڑی شوکت سے پورا ہوا۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون۔

قادیان سے عداوت

(۳) تعجب ہے۔ کہ قادیان کی عداوت میں "پیغام" اس قدر جھوٹی باتیں کہے جاتا ہے۔ کہ جس پر اُسے خود بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ لکھتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ:۔

"ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں۔"

یہ گویا قادیان کی نسبت الہام ہے۔ ہاں اگر "پیغام" کو ایسا دعویٰ ہو۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایک تحریر سے ہی یہ ثابت کر دکھائے۔ کہ اس الہام کو حضور نے اہالیانِ قادیان پر چسپاں کیا ہو۔ اور جب کہ ایسا نہیں دکھا سکتے۔ تو اسے قادیان پر چسپاں کرنا کہاں کی شرافت اور عقل ہے۔ وہ یقیناً حضرت اقدسؑ کی کسی ایک تحریر سے بھی یہ نہیں دکھا سکتے۔ کہ یہ الہام حضور کا قادیان کے متعلق ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالۂ اوہام میں ہی خود اس الہام کے آگے لکھا ہے۔ کہ:۔

"عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانۂ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں۔ جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔" صفحہ ۷۶

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس الہام کو زمانۂ حال کے نام نہاد مولویوں اور گدی نشینوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ مگر "پیغام" کی شرارت دیکھیں۔ کہ وہ اسے باشندگان قادیان پر چسپاں کر رہا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

فضائل قادیان

(۴) اصل بات یہ ہے۔ کہ قادیان کے نام سے ہی "اہل پیغام" کو کچھ ایسا نفار ہے۔ کہ وہ اس نام کا لینا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوارا نہیں کرتے۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قادیان کے فضائل اور برکات پر بہت سی شہادات ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات ہیں۔ جن سے قادیان کی وہ فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو کسی اور مقام کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔

پہلی شہادت

حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں قادیان کی مبارک بستی کو جو کچھ درجہ اور رتبہ حاصل تھا۔ وہ اس امر سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضور قادیان کی نسبت تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اُس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے۔ کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص رہے" صفحہ ۶۰

اب اگر قادیان میں نعوذ باللہ سب کے سب یزیدی الطبع لوگ ہی رہتے تھے۔ اور یہاں پر کوئی برکت نہ تھی۔ تو پھر ہجرت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو سکتا تھا۔ مگر حضرت اقدسؑ تو فرماتے ہیں۔ کہ جو آکر یہاں قادیان میں آباد نہیں ہوتا۔ یا ایسی تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی ایمانی حالت کا مجھے بہت اندیشہ ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اس سے قادیان کی بہت بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ عبدالحکیم جب مرتد ہو گیا۔ تو اس کی نسبت بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یہی فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ قادیان نہ آتا تھا۔

دوسری شہادت

پھر اگر اہل پیغام کی بصیرت کی آنکھ بالکل ہی سلب نہیں ہو چکی۔ تو وہ قادیان کی فضیلت معلوم کرنے کے لئے حضرت اقدس کی اس تحریر پر غور کریں۔ جس میں حضور لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" الوصیت صفحہ ۱۵

تیسری شہادت

پھر قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضور اپنی کتاب "نزول المسیح" میں صحیفہ ذکریاہ کی ایک پیشگوئی نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے۔ جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الہٰی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا۔ اور وہ قادیان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے"

(حاشیہ نزول المسیح صفحہ ۲۲)

چوتھی شہادت

پھر قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مقام کو ارض حرم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور اس زمین کو محترم قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور کا یہ مشہور شعر ہے۔ کہ

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

پانچویں شہادت

پھر قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں ہے۔ گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے"

(دافع البلاء صفحہ ۱۵)

"ایک دن آنے والا ہے۔ جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دیگی۔ کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے" صفحہ ۱۱ دافع البلاء

یہ فضیلت کسی اور شہر کو ہرگز حاصل نہیں ہے۔

چھٹی شہادت

قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ وہ مقام ہے جہاں خدا کا پیارا مسیح پیدا ہوا۔ اور اس زمین پر وہ چلتا پھرتا رہا۔ اور آخر اسی جگہ وہ مدفون ہوا۔

ساتویں شہادت

قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا۔ کہ "خدا قادیان میں نازل ہوگا" (۷ر نومبر ۱۹۰۳ء) یعنی اپنے خاص فضلوں کو اور اپنی اخص رحمتوں کو وہ قادیان اور اہالیان قادیان پر نازل کریگا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آٹھویں شہادت

پھر قادیان کی فضیلت اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہی وہ مقام ہے۔ جس میں بہشتی مقبرہ۔ منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ لنگر خانہ۔ مہاجرین کی خاص جماعت۔ اور حضرت اقدسؑ کے اہل بیت ہیں۔ اور یہ وہ بابرکت اور عظیم الشان چیزیں ہیں۔ کہ انہیں سے بعض کی نسبت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کی نسبت آپ کے الہامات اور بشارات ہیں۔ پس یہ اب خود سوچ لو۔ کہ وہ مقام کس قدر بابرکت ہوگا۔ جس میں اس قدر مبارک چیزیں ہوں۔ اور پھر اس کی فضیلت کے مقابلہ میں کوئی اور شہر بھلا کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔

الغرض قادیان نہایت مبارک شہر ہے۔ یہ جگہ بابرکت ہے۔ اور اس میں رہنے والے بابرکت نفوس ہیں۔ پس "پیغام" کا یہ کہنا کہ گویا قادیان میں نعوذ باللہ سب کے سب یزیدی الطبع لوگ رہتے ہیں۔ حد درجہ کی قساوت قلبی اور فقدان ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے۔ (باقی دارد)

احمدیہ پاکٹ بک
اس میں بارہ سو دلائل صداقت اسلام اور صداقت مسیح موعود وتردید آریہ سماج۔ سکھ ازم۔ حیات مسیح۔ نبوت احمدیہ۔ رد پیغام پارٹی کے درج ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ۲ مجلد ۱۲/ دفتر فاروق سے طلب کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن،

بائیبل کی تہذیب کا دوسرا نمونہ

گذشتہ سے پیوستہ

"حزقی ایل" میں ایک اور بھی خدائی الہام ہے جس سے بائیبل کی تہذیب کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ خداوند خدا فرماتا ہے :-

"تیرے بیچ میں وہ ہیں۔ جو فسق و فجور کرتے ہیں۔ تیرے بیچ باپ کو بھی انہوں نے بے ستر کیا۔ تیرے بیچ انہوں نے اس عورت سے
جو حیض کے سبب خارج کی گئی تھی۔ مباشرت کی ہے کسی نے دوسرے کی جورو سے برا کام کیا ہے۔ اور دوسرے نے اپنی بہو سے بدذاتی کی ہے۔ اور کسی نے اپنی بہن اپنے باپ کی بیٹی کو تیرے درمیان خراب کیا ہے" (حزقی ایل $\frac{22}{10 \text{ و } 11}$)

بائیبل کی تہذیب کا تیسرا نمونہ،

بائیبل کی تہذیب کا ہمیں تیسرا نمونہ صحیفہ "قاضیوں" سے ملتا ہے۔ جو کہ اس قدر خلاف تہذیب ہے۔ کہ یقیناً عیسائی عورتوں کے پڑھنے کے ناقابل ہے۔ مگر معلوم نہیں۔ "مقدس بائیبل" میں یہ فقرات آخر کیوں درج ہیں۔ اور عیسائی مرد اور عورتیں اسے کس حیا اور شرم سے پڑھتی ہونگی۔ لکھا ہے :-

"اور جب وہ مسافر اپنے دلوں کو خوش کر رہے تھے۔ تو دیکھو کہ اس شہر کے لوگوں میں سے بعضوں نے جو بنی بلیعال تھے۔ اس گھر کو گھیر لیا۔ اور دروازہ کو پیٹا۔ اور اس بوڑھے صاحب خانہ کو کہا۔ اس شخص کو جو تیرے گھر میں آیا ہے۔ باہر لا تاکہ ہم اس کے ساتھ بدفعلی کریں۔ وہ صاحب خانہ اُن کے پاس باہر نکلا۔ اور انہیں کہا۔ نہیں میرے بھائیو۔ ایسی بدفعلی مت کیجئے چونکہ یہ شخص میرے گھر میں آیا ہے۔ اسلئے جہالت کا کام مت کیجئے۔ دیکھو میری کنواری بیٹی اور اس کی حرم تو ہیں۔ میں ابھی انہیں باہر لے آتا ہوں۔ تم ان کی حرمت لو۔ اور جو کچھ تمہاری نظر میں اچھا ہو۔ وہی ان سے کرو۔ پر اس شخص سے ایسا پلید کام مت کرو۔ پر وہ لوگ اس کی بات نہ مانتے تھے۔ سو اس مرد نے اپنی حرم کو پکڑا۔ اور ان پاس باہر لے آیا۔ انہوں نے اس سے تمام رات بدذاتی کرتے کرتے صبح کر دی۔ اور جب دن چڑھنے لگا۔ تو اسے چھوڑ گئے۔ وہ عورت پو پھٹتے ہوئے آئی۔ اور اس مرد کے گھر کے دروازے پر جہاں اس کا خاوند تھا۔ گر پڑی" (اور مر گئی)

قاضیوں $\frac{19}{22 \text{ تا } 26}$

بائیبل کی تہذیب کا چوتھا نمونہ

اسی طرح یرمیاہ میں لکھا ہے :-

"خداوند فرماتا ہے۔ پہاڑوں کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا۔ اور دیکھ کونسی جگہ ہے۔ جہاں تو نے صحبت نہ اٹھائی۔ عرب کی مانند جو بیابان میں ہے۔ تو اُن کے لئے راہوں پر بیٹھی۔ تو نے اپنی زناکاریوں اور بدکاریوں سے زمین کو ناپاک کیا۔ اس لئے بارش نہیں ہوتی۔ اور آخری برسات نہیں ہوئی۔ تیری پیشانی پر فحبہ پن ظاہر ہے اور تو شرم نہیں مانتی ہے × × × × × × × ×

خداوند نے مجھ سے کہا۔ کیا تو نے دیکھا ہے۔ کہ برگشتہ اسرائیل نے کیا کیا ہے۔ وہ ہر ایک اونچے پہاڑ اور ہر ایک ہرے درخت کے تلے گئی۔ اور وہاں زناکاری کی۔ × × × × × × باوجود اس کے اس کی بیوفا بہن یہوداہ نہ ڈری۔ بلکہ اس نے بھی جا کے چھنالا کیا۔ اور ایسا ہوا۔ کہ اس نے اپنے چھنالے کی برائی سے زمین کو ناپاک کیا۔ اور پتھر اور لکڑی کے ساتھ زناکاری کی" (یرمیاہ $\frac{3}{2 \text{ تا } 9}$)

بائیبل کی تہذیب کا پانچواں نمونہ

کیا عیسائی دوست بتلائیں گے۔ کہ آیا مندرجہ ذیل "کتاب مقدس" کا بیان خلاف تہذیب تو نہیں ہے؟ اور کیا عورتوں کے پڑھنے کے یہ قابل ہے یا کہ نہیں؟ سموئیل میں لکھا ہے :-

"داؤد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوبصورت بہن تھی۔ جس کا نام تمر تھا۔ اُس پر داؤد کا بیٹا امنون عاشق ہوا۔ اور امنون ایسا بیچین ہوا۔ کہ اپنی بہن تمر کے لئے بیمار پڑا۔ کیونکہ وہ کنواری تھی۔ سو امنون نے اُس سے کچھ کرنا اپنے لئے دشوار جانا۔ اور داؤد کے بھائی سمعہ کا بیٹا یونداب امنون کا دوست تھا۔ اور یہ یونداب بڑا عاقل شخص تھا۔ سو اس نے اسے کہا۔ کہ تو بادشاہ کا بیٹا ہو کے کیوں دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے خبر کرے گا۔ تب امنون نے اُسے کہا کہ میں اپنے بھائی ابی سلوم کی بہن تمر پر عاشق ہوں۔ سو یونداب نے اُسے کہا۔ کہ تو بستر پر پڑا رہ۔ اور اپنے تئیں بیمار بنا۔ اور جب تیرا باپ تجھے دیکھنے آئے۔ تو تو اُسے کہہ میری بہن تمر کو پروانگی دیجئے۔ کہ آئے اور مجھے کچھ کھلائے اور میرے سامنے کھانا پکائے۔ تاکہ میں دیکھوں اور اس کے ہاتھ سے کھاؤں۔ تب امنون پڑا رہا۔ اور اپنے تئیں بیمار بنایا۔ اور جب بادشاہ اس کے دیکھنے کو آیا۔ تو امنون نے بادشاہ سے کہا۔ کہ میری بہن تمر کو آنے دیجئے۔ کہ وہ میرے سامنے ایک دو پھلکے پکائے۔ تاکہ میں اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے کھاؤں۔ سو داؤد نے تمر کے گھر کہلا بھیجا۔ کہ تو ابھی اپنے بھائی امنون کے گھر جا۔ اور اس کے لئے کھانا پکا۔ سو تمر اپنے بھائی امنون کے گھر گئی۔ اور وہ بستر پر پڑا ہوا تھا۔ اور اُس نے آٹا لیا اور گوندھا۔ اور اس کے سامنے پھلکے بنائے اور پکائے۔ اور انہیں لے کر ایک خاب میں دھرا۔ اور اس کے سامنے انہیں رکھ دیا۔ پر اُس نے کھانے سے انکار کیا۔ تب امنون نے کہا۔ کہ سب مرد میرے پاس سے باہر نکل جائیں۔ سو ہر ایک اس کے پاس سے اُٹھ گیا۔ تب امنون نے تمر کو کہا۔ کہ کھانا کوٹھڑی کے اندر لا۔ کہ میں تیرے ہاتھ سے کھاؤں گا۔ سو تمر نے وہ پھلکے جو اُس نے پکائے تھے لئے۔ اور کوٹھڑی میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی اور جب وہ کھانا اس کے سامنے لائی۔ کہ اُسے کھلائے۔ تو اُس نے اسے پکڑا۔ اور اُس سے کہا۔ اے میری بوا مجھ سے ہمبستر ہو۔ وہ بولی نہیں میرے بھیا مجھے رسوا نہ کر۔ کہ اسرائیل میں ایسا کام کرنا اچھا نہیں۔ سو تو ایسی احمقی مت کر۔ اور میں کہاں جاؤنگی۔ کہ میری رسوائی دفع ہو۔ اور تو اسرائیل کے احمقوں میں سے ایک کی مانند ہوگا۔ بس اب بادشاہ سے کہئے۔ سو وہ مجھے تجھ سے منع نہ کریگا۔ لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی کہ وہ اس سے زور آور تھا۔ سو اس سے زبردستی کی۔ اور اس سے ہمبستر ہوا"

(۲۔ سموئیل ۱۳ باب ۱ تا ۱۴)

بائیبل کی تہذیب کا چھٹا نمونہ

یسعیاہ میں لکھا ہے:-

"اور خداوند پھر فرماتا ہے۔ ازبسکہ صیہون کی بیٹیاں شوخ ہیں۔ اور گردن کشی اور شوخ چشمی سے خراماں ہوتی ہیں۔ اور اپنے پاؤں سے ناز رفتاری کرتی اور گھنگھرو بجاتی جاتی ہیں۔ اس لئے خداوند صیہون کی بیٹیوں کی چاندی کو گنجی کر ڈالے گا۔ اور **خدا ان کے اندام نہانی کو اُگھاڑیگا"**

(یسعیاہ ۳ باب ۱۶ و ۱۷)

نوٹ:- غالباً "مقدس بائیبل" کے ایسے خدائی الہامات خلاف تہذیب نہیں ہیں۔ اور شائد اسی دھوکے میں آکر قرآن پر اعتراض کرنے کی جرأت کی جاتی ہے۔

بائیبل کی تہذیب کا ساتواں نمونہ

کتاب پیدائش میں لکھا ہے:-

"اور دینہ لیاہ کی بیٹی جسے وہ یعقوب کے لئے جنی تھی۔ اُس ملک کی لڑکیوں کے دیکھنے کو باہر گئی۔ تب اس ملک کے امیر حوی حمور کے بیٹے سکم نے اُسے دیکھا۔ اور اسے لے گیا۔ اور اُس کے ساتھ ہمبستر ہوا۔ اور بے حرمت کیا۔ اور اس کا جی یعقوب کی بیٹی دینہ سے لگا۔ اور اس نے اُس لڑکی کو پیار کیا۔ اور اس کو دلاسا دیا۔ × × × اور سنتے ہی یعقوب کے بیٹے میدان سے آئے۔ اور وہ مرد رنجیدہ اور غضبناک ہوئے۔ کیونکہ اُس نے اسرائیل کو رسوا کیا۔ کہ یعقوب کی بیٹی کے ساتھ نامناسب وضع سے مل بیٹھا۔ تب حمور نے ان کے ساتھ یوں گفتگو کی۔ کہ میرے بیٹے سکم کا دل تمہاری بیٹی سے اٹکا۔ اسے اس کے ساتھ بیاہ دیجئے" (پیدائش ۳۴ باب ۱ تا ۹)

اس طرح دوسری جگہ لکھا ہے:-

"تب یہوداہ نے اپنی بہو تمر کو کہا۔ کہ اپنے باپ کے گھر میں بیوہ بیٹھی رہ۔ جب تک کہ میرا بیٹا سیلہ بڑا ہو۔ × × × اور تمر سے کہا گیا۔ کہ دیکھ تیرا سُسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جاتا ہے۔ تب اُس نے اپنی بیوگی کے کپڑوں کو اتار پھینکا۔ اور برقع اوڑھا۔ اور اپنے کو لپیٹا۔ اور عینیم کے مدخل میں جو تمنت کے راستہ پر ہے جا بیٹھی۔ کیونکہ اُس نے دیکھا تھا۔ کہ سیلہ بڑا ہوا۔ اور مجھے اس کی جورو نہیں کر دیا ہے۔ یہودا (یعنی اس کا سسر) اُسے دیکھ کر سمجھا۔ کہ کوئی کسبی ہے۔ کیونکہ وہ اپنا منہ چھپائے ہوئی تھی۔ اور وہ راہ سے اس کی طرف کو پھرا۔ اور اُسے کہا۔ کہ چلئے۔ اور مجھے اپنے ساتھ خلوت کرنے دیجئے۔ کہ اُس نے نہ جانا کہ یہ میری بہو ہے۔ وہ بولی۔ کہ تو جو میرے ساتھ خلوت کریگا۔ مجھے کیا دے گا۔ وہ بولا میں گلے میں سے بکری کا ایک بچہ بھیجوں گا اُس نے کہا۔ کہ تو مجھے جب تک اُسے بھیجے کچھ گرو دیگا۔ وہ بولا کہ میں کیا گرو تجھے دوں۔ وہ بولی اپنی چھاپ اور اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اُس نے دیا اور اُس کے ساتھ خلوت کی۔ اور وہ اُس سے حاملہ ہوئی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی" (پیدائش ۳۸ باب ۱۱ تا ۱۹)

بھلا وہ کتاب جس میں ایسی ایسی شرمناک باتیں اتنے تواتر کے ساتھ لکھی نظر آتی ہوں۔ اُس کتاب کے ماننے والوں کو یہ کہاں سے حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بے سوچے سمجھے قرآن پاک پر اعتراض کریں۔ اور اپنے گھر کی حالت سے بکلی بے خبر ہیں۔ یقیناً یہ اس قدر گندی عبارتیں ہیں۔ کہ خود عیاشی مردوں کو بھی یہ پڑھتے ہوئے حیا اور شرم آتی ہوگی۔ مگر تعجب تو یہ کہ ایسی باتیں موجود ہونے کے باوجود وہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں۔ اور خود اپنی آنکھ کے شہتیر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ (باقی دارد)

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

ہدایات زرین

یہ جیبی سائز پر طبع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے وہ ہدائتیں فرمائی ہیں۔ جنکے مطابق ہر ایک مبلغ کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اسلامی مبلغ کو کس کس علم سے کتنی کتنی واقفیت ضروری ہے۔ ان ہدایتوں کو وہ احمدی احباب جن کو تبلیغ سلسلہ کا شوق ہے ہمیشہ اپنے زیر مطالعہ رکھیں۔ ۸؍ کا ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابی مشن،

بہائی مذہب کی حقیقت اور مولوی عبد اللہ کی بابیت

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ایک خطبہ "بہائیت کی حقیقت" کے عنوان سے ۳ر ستمبر کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ جس میں حضور نے بہائیت کی منافقت آفرین تعلیم کو بے نقاب کیا تھا۔ اس خطبہ کے شائع ہوتے ہی۔ کشمیر۔ دہلی۔ امرتسر اور بریلی سے عو عو کی آوازیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ سچ ہے ؎

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

"کوکب ہند دہلی" کا جواب بعد میں لکھوں گا۔ پہلے عبد اللہ کشمیری اور صابری بریلوی کو لیتا ہوں۔ مولوی عبد اللہ اخبار "اہلحدیث" ۲۷ر ستمبر میں خلیفہ قادیان کی بابیت کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"اگر بہائی کسی "معقول وجہ" کی بنا پر ہر کس و ناکس کے لئے کتابیں مہیا نہیں کر سکتے۔ اور محض اسی وجہ پر وہ ملزم ہیں۔ کہ وہ اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں۔ تو کیا قادیانی ان سے بھی زیادہ ملزم نہیں؟"

جواب چلو اتنا تو تم نے بھی مان لیا۔ کہ بہائی اپنی کتابیں چھپاتے ہیں۔ رہا "معقول وجہ کی بنا پر" سو یہ بہانہ ہر بُری سے بُری بات پر بنایا جا سکتا ہے۔ لہذا آپ "معقول وجہ" کی آڑ لے کر حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو دیانتداری سے بعید ہے۔

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام لکھتے ہیں:۔

"شریعت یا کتاب عجائب گھر میں رکھنے کی چیز نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تو لوگوں کے ہاتھوں میں ہونی چاہیئے"

آپ "معقول وجہ" پیش کریں۔ جس کی بنا پر بہائی اپنی شریعت کی کتاب "اقدس" کو چھپاتے ہیں۔ اور دنیا میں شائع نہیں کرتے۔ ہاں بہائیوں کے پاس اپنی کتابیں چھپانے کی ایک معقول وجہ یہ ہے۔ جو عبد البہاء نے لکھی ہے۔ کہ:۔

"کتاب اقدس اگر طبع شود۔ نشر خواہد شد و در دست اراذل متعصبین خواہد افتاد لہذا جائز نہ"

کہ کتاب اقدس اگر چھپ گئی۔ تو دنیا میں پھیل جائیگی۔ اور ذلیل اور متعصب لوگوں کے ہاتھوں میں جا پڑیگی لہذا اس کا چھاپنا اور شائع کرنا جائز نہیں۔

مولوی عبد اللہ بتائیں۔ کیا اسی کا نام معقول وجہ ہے؟ اور کیا دنیا کے اُن تمام لوگوں کو جو بہائی نہیں کمینے اور متعصب کہنا صرف اُسی شخص کا کام نہیں۔ جو خود پہلے درجہ کا کمینہ اور بے ایمان ہو۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آج امریکہ تک تو بہائی مذہب نے (بقول خود) اپنی تبلیغ کو پہنچایا۔ اور ساری دنیا میں جگہ جگہ مشن قائم کئے۔ اس سے یہ نہ ہو سکا۔ کہ اپنی کتاب کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ تا کہ دنیا یہ موازنہ کر سکے۔ کہ آیا اس میں قرآن کریم سے بہتر کوئی چیز ہے؟ بہائی لوگ سینکڑوں رسالے اور ٹریکٹ اور اخبارات تو دیں گے۔ لیکن کتاب اقدس کو باہر میدان میں نہیں نکالتے۔ تا کہ لوگ خود اندازہ کر سکیں۔ کہ اس میں کون سے اصول ہیں۔ جو نئے بتائے گئے ہیں۔ کسی بہائی سے پوچھو۔ کہ کتاب اقدس کہاں ہے۔ تو جواب ملے گا۔ کہ اس کی کاپی نہیں مل سکتی۔ اس کو کیوں چھپایا جاتا ہے؟"

مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار میں نوٹ لکھتے ہیں۔

"غلط ہے بلکہ بہائی مفت دکھلاتے ہیں"

اس کے جواب میں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر بہائی اپنی کتابیں مفت دکھاتے ہیں۔ تو مولوی ثناء اللہ اپنے وطنی بابو غلام محمد امرتسری بہائی کو کہیں۔ کہ ایک ہفتہ عشرہ کے لئے "البیان" اور "کتاب اقدس" حافظ سلیم احمد کو دیدے۔ پڑھ کر واپس کر دیجائیگی۔ یاد رہے بابو غلام محمد کا یہ بہانہ کہ البیان اور کتاب اقدس اس کے پاس نہیں نہیں سنا جائے گا۔ بلکہ اس سے مولوی ثناء اللہ کا جھوٹ اور سچ معلوم ہو جائے گا۔

مولوی عبد اللہ کہتا ہے:۔

"جن الفاظ سے بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت بیان کیا جاتا ہے مثلاً کتاب اقتدار صفحہ ۱۳ و نفسی عندی علم ما کان وما یکون۔ تو ایسے الفاظ بہاء اللہ اپنی نسبت استعمال نہیں کرتا"

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ جہاں یہ عبارت ہے۔ وہاں آگے پیچھے کہیں اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ یہ خدا کی طرف سے اُسے وحی نازل ہو رہی ہے۔ بلکہ صاف طور پر بہاء اللہ یہ اپنے متعلق کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے گذشتہ اور آئندہ سب کا علم ہے۔

دوسرے فرعون کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جو انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔ تو ایسے الفاظ فرعون اپنی نسبت استعمال نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اس کے اندر سے خدا کی آواز نکلتی تھی۔ جیسے انا الحق میں ؎

منصور کے پردے میں خدا بول رہا ہے

مولوی عبد اللہ کہتا ہے:۔

"اب اگر کوئی شخص عقل و انصاف کو چھوڑ کر اسی بات کو رٹتا رہے۔ کہ نہیں بہاء اللہ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعویٰ صرف اپنے لئے ہی نہیں کیا۔ بلکہ تمام گذشتہ پیغمبروں کیلئے بھی اس نے وہی الفاظ استعمال کئے ہیں"

جواب یہ بھی دھوکا ہے۔ کیونکہ جو شخص مسیح کا باپ ہونے کا مدعی ہے۔ اور کہتا ہے۔ اننی انا المقام الذی صعد الیہ الروح۔ کتاب فردوس صفحہ ۲۲۷۔ کہ میں مسیح ناصری کا وہ باپ ہوں۔ جس کی طرف مسیح نے صعود کیا۔ یعنی خدا ہوں۔ پس وہ شخص جو مسیح کا باپ ہونے کا مدعی ہے۔ اور نہ صرف مسیح ناصری بلکہ کل انبیاء و رسل کو دنیا میں بھیجنے کا مدعی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ کتاب اقدس صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے :۔ "قد ارسلنا الرسل وانزلنا الکتب" کہ ہم نے ہی تمام رسولوں کو بھیجا۔ اور تمام کتابوں کو اتارا ہے۔ اس کی نسبت کیونکر یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی طرح دعویٰ کرتا ہے۔ مولوی عبداللہ بتائیں۔ کہ عصمت کبریٰ کا دعویٰ جیسا کہ اُس نے اپنے لئے کیا ہے۔ کیا تمام گذشتہ پیغمبروں کے لئے بھی یہ دعویٰ کیا ہے؟ اگر نہیں تو یہ کہنا۔ کہ "تمام گذشتہ پیغمبروں کے لئے بھی اُس نے وہی الفاظ استعمال کئے ہیں"۔ جھوٹ اور فریب ہے یا نہیں؟

مولوی عبداللہ کہتا ہے :۔

"اس نے (بہاءاللہ نے) اپنے لئے مظہر ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ اسی طرح تمام گذشتہ انبیاء کے لئے مظہر ربوبیت ولسان عظمت کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو اسی زمرہ میں شامل کیا ہے"

جواب یہ بالکل جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ لو سنو! ہم بہائیت کے سب سے بڑے مبلغ ڈاکٹر ابراہیم خیراللہ کو اپنی طرف سے تمہاری تکذیب کے لئے بطور گواہ پیش کرتے ہیں۔ پروفیسر براؤن اپنی کتاب "سٹڈی آف دی بابی ریلیجن" میں لکھتے ہیں :۔

"ڈاکٹر کے بیان کے مطابق بہاءاللہ خود خدا تھا۔ وہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ بہاءاللہ خدا کا مظہر نہیں تھا۔ جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام تھے"

دیکھئے! اس سے صاف معلوم ہوا۔ کہ بہاءاللہ گذشتہ انبیاء کی طرح مظہر ربوبیت ولسان عظمت کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو اس زمرہ میں شامل نہیں کرتا۔ فثبت المدعا۔

مولوی عبداللہ کہتا ہے :۔

"بہاءاللہ کے دعویٰ مظہریت پر قادیانیوں کا واویلا کرنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ اصطلاح جناب مرزا صاحب کی مسلمہ اصطلاح ہے۔ ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ کہ آیت "یاتی ربک" میں خدا کے آنے سے مسیح موعود کا ظہور مراد لیا ہے"

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لکھنا بطور مجاز اور استعارہ کے رنگ میں ہے جیسا کہ بائیبل کی بعض پیشگوئیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کہا گیا ہے۔ مگر یہ بتاؤ۔ کیا ان پیشگوئیوں کی بناء پر کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جیسے بہاءاللہ اپنے لئے استعمال کرتا ہے۔ جو خاص اللہ تعالےٰ کی ذات ستودہ صفات کے لئے مخصوص ہیں۔ مثلاً مالک القدر۔ خالق الاشیاء۔ مالک العرش والثریٰ۔ فاطر السماء۔ واسع الرحمت۔ علیم کل۔ محیط کل۔ مہیمن۔ قیوم۔ مُرسل الرسل۔ مُنزّل الکتب۔ قادر مطلق وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس پر بس نہیں۔ بہاءاللہ کا بیٹا اور جانشین عبدالبہا بہاءاللہ سے دعائیں مانگتا ہے۔ اس کی قبر کو سجدہ کرتا ہے۔ اور سوائے بہاءاللہ کے اور کسی کو اپنی دعاؤں کا سننے والا نہیں جانتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت بہاءاللہ کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔ پس بہاءاللہ کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ مجازی رنگ میں ان الٰہی صفات کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ مجاز کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ مثلاً کسی وقت ایک بے وقوف کو مجازاً گدھا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے۔ کہ اُس کی دُم بھی ہے۔ چار ٹانگیں بھی ہیں۔ تو اُسے کون مجاز کہہ سکتا ہے۔ یہ تو سچ مچ گدھے کی علامات ہیں۔

مولوی ثناءاللہ لکھتا ہے :۔

"اہلحدیث ۱۳ مئی صفحہ ۵ پر ہم نے بہاءاللہ کی کتاب اقدس صفحہ ۵۳ سے اُس کا دعویٰ رسالت بتایا تھا۔ جس کا جواب قادیانیوں سے آج تک نہ ہو سکا"

جواب ہم نے آج سے بہت عرصہ پہلے اور اس کے بعد ۲۰ ستمبر کے الفضل میں بہاءاللہ کی کتابوں سے اس کا دعویٰ الوہیت دکھایا تھا جس کا جواب اہلحدیث اور اُس کے نامہ نگاروں سے آج تک نہ ہو سکا۔ مثلاً بہائیوں کی بیعت فارم جس میں اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ :۔

"اے غصن اعظم (عبدالبہا) میں عاجزی سے اقرار کرتا ہوں۔ خدائے قادر مطلق کے ایک ہونے کا۔ جو میرا پیدا کرنے والا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔ اور پھر یقین رکھتا ہوں۔ اس کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں۔ اس بات پر کہ اُس نے اپنی بادشاہت تجھ کو دیدی ہے۔ اے غصن اعظم جو اس کا نہایت ہی پیارا بیٹا اور راز ہے"

فرمائیے مولوی صاحب! آپ نے ہماری اس دلیل کا جو بہاءاللہ کے دعوئے الوہیت پر ایک اور ایک دو کی طرح شاہد ہے۔ کیا جواب دیا؟ آپ کے اُس ایک حوالہ کی ان بیسیوں صاف وصریح حوالوں کے مقابلہ میں جن سے بہاءاللہ کا مدعی الوہیت ہونا ثابت ہے۔ کیا حقیقت ہے۔ جب کہ بہاءاللہ خود پرلے درجہ کا تقیہ باز تھا۔ تو کیا ممکن نہیں۔ کہ اُس نے یہاں بھی تقیہ کیا ہو +

مولوی عبداللہ کہتا ہے :۔

"بہاءاللہ کی وحی میں پیغمبری کی اصطلاح بدل گئی ہے۔ جناب مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں۔ ولکل ان یصطلح"

اگر اسلام کے ان الفاظ پر جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے مختص ہیں۔ اس طرح اصطلاح کی آڑ لے کر ڈاکہ ڈالنا جائز ہے۔ تو کیا اہل بہاء پسند کریں گے۔ اگر کوئی اپنی لونڈی یا کھنگن یا کسی بیسوا کا نام زرّین تاج اور قرۃ العین رکھ لے۔ یا کسی گدھے کا نام بہاءاللہ رکھ دے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ آپ اس اصطلاح کی آڑ لیکر بہاءاللہ کے اِدّعاء الوہیت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو آپ کی بددیانتی اور بہائیت کا ثبوت ہے ؎

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدے میں مولوی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

مولوی عبداللہ کہتا ہے :۔

"اگر بہاءاللہ خدائی کا دعویٰ کرتا۔ تو وہ خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عروج و نزول دخول و خروج و حدوث و حلول سے بالاتر نہ کہتا۔ حالانکہ یہ صفات تنزیہی کتب بہائیہ میں بڑے زور سے بیان ہو چکے ہیں"

جواب جس صورت میں بہاء اللہ کی بیسیوں تحریریں بصراحت اس بات کی تائید میں موجود ہیں۔ کہ وہ مدعی الوہیت ہے۔ تو کسی ایک جگہ اس کا یہ لکھنا کہ خدا تعالےٰ عروج و نزول سے پاک ہے۔ تقیہ پر مبنی سمجھا جائے گا۔

دوسرے کتاب الشیخ جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے بہاء اللہ کی تصنیف نہیں۔ عبد البہاء نے لوگوں کو پھانسنے کے لئے یہ چال چلی ہے۔ کہ اُس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کر دی۔ اور عبد البہاء کا عام عادت ہے۔ کہ کتاب خود لکھتا ہے۔ اور دوسرے کے نام سے شائع کرا دیتا ہے۔ جیسا کہ رسالہ مقالہ سیاح خود لکھا اور مشہور کر دیا۔ کہ کسی غیر بہائی نے لکھا ہے۔

مولوی عبداللہ کہتا ہے:۔

"قادیانیوں نے ایک لفظ نبی کی آڑ لیکر اپنے آپ کو بچانا چاہا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ کی اصطلاح میں نبی یا رسول کے الفاظ نہیں"

اور مولوی ثناء اللہ لکھتا ہے:۔

"ہیں۔ کتاب اقدس ص۵۳" (اہلحدیث ۲۷ ستمبر ۲۹ء)

ایکما کا ذب پہلے آپس میں فیصلہ کر لیں۔

جواب پھر ہمارے مقابلہ میں آئیں۔ مولوی عبداللہ تو کہتا ہے۔ کہ نبی یا رسول کے الفاظ۔ بہاء اللہ کی اصطلاح نہیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں۔ کہ نبی و رسول کے الفاظ بہاء اللہ کی اصطلاح میں موجود ہیں۔ یہ اختلاف اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ حیرت ہے۔ کہ جب ہم اپنی اصطلاح میں آنحضرت صلعم کو آخری نبی ان معنوں میں کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد شارع نبی کوئی نہیں آئے گا۔ غیر شارع نبی آسکتا ہے۔ تو مولوی عبداللہ بھونکنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ "قادیانی اساسی اصول یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں"۔ لیکن جب ہم بہاء اللہ کی صاف و صریح تحریروں سے اُس کا مدعی الوہیت ہونا ثابت کرتے ہیں۔ تو اُس وقت اُس کو "اصطلاح" یاد آجاتی ہے۔ اور پھر اسی "اصطلاح" کی آڑ لے کر بہاء اللہ کے ادعاء الوہیت پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے جو اس کی شرارت ہے ؎

دورنگی چھوڑ دے یکرنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مخفی اور پوشیدہ بہائی "اصطلاح" کی آڑ لے کر اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ نے یقیناً الوہیت کا دعوی کھلے لفظوں میں کیا ہے۔ جو ہم سے "اصطلاح" کی آڑ لے کر نہیں چھپایا جا سکتا ؎

ہم نظر بازوں سے وہ چھپ نہیں سکتا ہرگز
وہ جہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

مولوی عبداللہ کہتا ہے:۔

"اصلاحات کو چھوڑ کر بہاء اللہ کا اصل دعویٰ یہ ہے۔ کہ ان روح القدس قد ظہر فی قمیص جدید۔ یعنی روح القدس جو اب تک بذریعہ انبیاء ظاہر ہوتا رہا۔ اب نئے لباس یعنی بہاء اللہ میں جلوہ گر ہوا"

جواب اوّل تو اس کا ترجمہ یہ نہیں "جو اب تک بذریعہ انبیاء ظاہر ہوتا رہا" آپ نے کیا ہے۔ دوسرے روح القدس مزعومہ نصاریٰ ہے۔ یعنی جس کو عیسائی خدا کہتے اور مانتے ہیں۔ لہذا اس سے بھی اس کا ادعا الوہیت ثابت ہے۔ تیسرے بہاء اللہ کا اصل دعویٰ یہ ہے۔ قد ظہر من لا یعزب عن علمہ شیئی۔ اشراقات ص۱۸۔ کہ وہ ظاہر ہوگیا۔ جس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ پس یہ صاف الوہیت کا دعویٰ ہے۔ اسی طرح ایک دوسری جگہ اپنا اصل دعویٰ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔ کہ والذی اتی بالحق انہ ھو مالک الوجود۔ کہ مالک الوجود جس نے سارے جہان کو وجود بخشا ہے۔ آگیا ہے۔ (ادعیہ ص۲۹۲) ایک اور مقام پر بہاء اللہ لکھتا ہے۔ اذا یراہ احد فی الظاہر یجدہ علی ہیکل الانسان بین ایدی اہل الطغیان واذا یتفکر فی الباطن یراہ مہیمنا علی من فی السموٰت والارضین۔ اقتدار ص۲۱۱

کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں تو اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے۔ لیکن جب اس کے باطن پر غور کرتا ہے۔ تو اس کو زمین و آسمان کی کل مخلوق پر محافظ پاتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بہاء اللہ کا اصل دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔ اور یہ دعویٰ خدائی اسی قسم کا ہے جیسا کہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کہ وہ کامل انسان بھی تھے۔ اور کامل خدا بھی تھے۔ جو دنیا کو نجات دینے کے لئے انسانی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔

پس اس لحاظ سے کہ بہاء اللہ کا ادعا خدا ہونے کا تھا۔ اس میں خدائی صفات مانے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ اس میں انسانی صفات مانے جاتے ہیں۔ لہذا اس بات سے کبھی دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ کہ بہاء اللہ کی بعض تحریریں ایسی بھی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو انسان سمجھتا تھا۔ کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جب کوئی شخص خدا ہونے کا مدعی ہوگا۔ تو وہ ایسی طرز پر ہی دعوی کرے گا۔ جس سے خدا مانا جاسکے۔ بہاء اللہ دنیا میں پہلا مدعی الوہیت نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پہلے بھی بہت سے لوگ ادعاء الوہیت کرنے والے گذرے ہیں۔ پس ایسی حالت میں کہ وہ کھاتے پیتے اور بیمار ہوتے تھے۔ اپنے آپ کو خدا نہیں منوا سکتے تھے۔ جب تک کہ ایسے طریق پر اپنی خدائی کو پیش نہ کریں۔ جس میں کچھ نہ کچھ معقولیت کا رنگ لوگوں کو نظر آئے۔ آج تک جتنے لوگ ایسے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے خود خدا ہونے کا دعوی کیا۔ یا دوسرے لوگ۔ انکی طرف خدائی منسوب کرتے ہیں۔ وہ خدائی میں اقنوم بشری کو بھی ساتھ رکھتے ہیں۔ تاکہ یہ اعتراض نہ ہو سکے۔ کہ یہ کیسا خدا ہے۔ جو......

کھاتا پیتا۔ ہگتا۔ موتتا اور بیمار ہوتا ہے۔ لہذا جس طرح حضرت مسیح کو انسانی ہیکل میں خدا مانا جاتا ہے۔ اسی طرح بہاء اللہ کا دعویٰ ہے۔ (حافظ سلیم اٹاوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۴)

(۵) واستو بھومی پر آگ جلا کر کالی گائے کے گوشت سے یگیہ کرے۔ اور سفید بکرے کے مانس سے بھی یگیہ ہو سکتا ہے۔ اور ان دونوں کے ساتھ اگر کھیر ملا لیں۔ تو اچھا ہے۔ ورنہ ان کے بغیر بھی یگیہ ہو جاوے گا۔ مگر یہ یگیہ ادنیٰ درجہ کا ہو گا۔ گوبھل گرہیہ سوتر پر پاٹھک کا کھنڈ ے۔ ترجمہ ادے نرائن سنگھ ورما۔

(۶) گائے اور بیل کا مانس کھانے کے یوگیہ ہے کیونکہ یہ واجسنیہ مانتے ہیں۔ اور بیل کا مانس نند کے یوگیہ ہے۔ آپستھمبہ سوتر پرشن ع ۲ پٹیل ع ۷ کنڈ کا ع ۱۹ +

پھر اسی جگہ آگے لکھا ہے۔ کہ گائے کے گوشت سے پتر ایک سال تک خوش رہتے ہیں۔ اور بھینسے کے گوشت سے اس سے زیادہ عرصہ تک اسی طرح اور بہت سے حوالے ہیں۔ جن سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدادی گرنتھوں میں گائے کے مارنے کو کوئی عیب نہیں خیال کیا جاتا تھا۔ بلکہ یگیہ جیسی مذہبی رسموں میں اس کو استعمال کیا جاتا تھا جیسا کہ ایک مشہور آریہ سماجی لکھتے ہیں۔ کہ ویدوں میں جو شبد گٹو کے لئے آیا ہے۔ اُس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدک آریوں کے دلوں میں گائے کی بڑی عزت تھی۔ گو یہ کہنا ناممکن ہے۔ کہ وہ لوگ گوشت بالکل نہ کھاتے تھے۔ اور شائد یہ درست ہو گا۔ کہ گوشت ان کی معمولی خوراک تھا۔ تاریخ ہند اردو ع ۹۶ مصنفہ لالہ لاجپت رائے۔

اس کے بعد دو اور معزز ہندوؤں کے حوالہ پلبش کرتا ہوں۔ جن میں ان دونوں نے اقرار کیا ہے کہ پرانے زمانہ میں گائے کا گوشت کھانے میں کوئی دوش نہیں تھا۔

پہلا حوالہ ڈاکٹر راجندر لال مترا ایل۔ ایل۔ ڈی۔ سی۔ ای اپنی مشہور کتاب آرین میں لکھتے ہیں۔ کہ قدیم ہندوؤں میں ایک ایسا زمانہ بھی گذرا ہے۔ جب کہ گائے کو ذبح کرتے۔ لوگوں کے دل ان کو ذرا بھی ملامت نہیں کرتے تھے۔ اور اس مبارک جانور کا گوشت نہایت اعلیٰ درجہ کی خوراک سمجھی جاتی تھی۔ اور مہمان نوازی کا امتیازی نشان یہی تھا۔ کہ مہمان کی آمد پر اہل یہود کی طرح کوئی موٹی تازی گائے ذبح کی جائے۔

دوسرا حوالہ پنڈت شِو سہائے چترویدی اپنی کتاب "آریہ جاتی" کے صفحہ ع ۳۹ پر لکھتے ہیں۔ کہ قدیم زمانہ میں گائے بکرا اور گھوڑا وغیرہ جانوروں کے گوشت اور چربی کی یگیہ میں آہوتی دی جاتی تھی۔

یہ چند حوالہ آپ لوگوں کی سیوا میں پیش کرتا ہُوا پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ اے ہمارے آریہ دوستو خدا کے لئے اپنی مذہبی پستکوں پر نظر ڈالو۔ تاکہ آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو سکے۔ کہ گائے کے بارے میں آپ کے قدیم رشیوں کا کیا دستور تھا۔ اگر آپ ذرا ٹھنڈے دل سے ان کو پڑھیں گے۔ تو مجھے پوری امید ہے۔ کہ آپ لوگ بھی ان کے ہی بتائے ہُوئے راستہ پر چلیں گے۔ اور یہ جو آئے دن کا لڑائی جھگڑا اس بدبخت بھارت ورش میں ہوتا رہتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ پرماتما آپ لوگوں کو اس کی توفیق بخشے آمین ٭

(آپ لوگوں کا شبھ چنتک مہتہ یوگندر پال (سوئیفائل))

سکھوں کی تازہ شرارت

سب انسپکٹر بٹالہ کی نااہلیت کا دوسرا نمونہ یہ ہے کہ ذبح قادیان کے گرانے کے جرم میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں بغیر فرد جرم لگائے مجسٹریٹ نے رہا کر دیا ہے۔ اس کا علاقہ کے سکھوں اور ہندوؤں پر یہ اثر پڑا ہے۔ کہ وہ شرارت اور فساد میں پہلے سے بھی زیادہ شوریدہ سری دکھانے لگ گئے ہیں۔ اور انہوں نے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچا کر اور اشتعال دلا کر ایک عام فتنہ پیدا کر دیں۔ چنانچہ کل ۱۴ر اکتوبر قادیان کے ایک قریبی گاؤں کھارا کے ایک احمدی کے کھیت میں اس کی موجودگی میں سکھوں نے اپنے مویشی چھوڑ دیئے۔ اور جب وہ اس میں مزاحم ہُوا تو چند سکھوں نے اس پر حملہ کر کے اسے سخت زخمی کیا۔ اور اُسی وقت گرد و نواح کے دیہات کے بہت سے سکھ جو غالباً آس پاس کے کھیتوں میں اسی غرض کیلئے چھپے بیٹھے تھے۔ جمع ہو کر حملہ آور ہو گئے۔ جب اس کی اطلاع قادیان میں پہنچی۔ تو فوراً مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور قادیان اور بعض دوسرے دیہات کے مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد جائے وقوع پر پہنچ گئی۔ اس وقت سکھوں کی تعداد میں بھی بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ اور آس پاس کے دیہات کے سکھ لاٹھیوں اور برچھیوں اور کلہاڑیوں وغیرہ سے مسلح ہو کر لڑنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ پولیس بھی اس وقت پہنچ گئی۔ چونکہ سکھ لوگ ایک مسلمان کو سخت زخمی کر چکے تھے۔ اور اشتعال انگیز حرکات کر رہے تھے۔ اس لئے قریب تھا۔ کہ مٹھ بھیڑ ہو جاتی۔ مگر مسلمان ذمہ دار اصحاب نے بیچ بچاؤ کر کے فساد کو روک دیا۔ اور بات اس حد تک نہ پہنچنے پائی۔ جو سکھوں کی شرارت کی مقتضی تھی۔ اور جس کا وہ تہیہ کئے ہُوئے تھے۔

اس طرح یہ موقعہ تو ٹل گیا۔ لیکن سکھوں اور ہندوؤں کی شوریدہ سری اور فتنہ انگیزی اگر اسی طرح جاری رہی۔ تو ہر وقت اس حالت کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً مسلمانوں پر نہ ہو گی۔ مگر ایک زندہ اور باغیرت قوم کی طرح اپنی عزت اور جان و مال کی حفاظت کے لئے کوئی جائز ذریعہ استعمال کرنے سے دریغ بھی نہیں کرینگے۔ معلوم ہُوا ہے۔ کہ باوجود اسکے کہ ایک مسلمان سخت زخمی ہُوا ہے۔ پولیس نے دو سکھ گرفتار کئے ہیں۔ جنہوں نے احمدی کو ضرب شدید سے مضروب کیا تھا ٭

یہ امر نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ جن ۴ سکھوں اور ہندوؤں کو پولیس نے خود ہی شناخت کر کے گرفتار کیا تھا۔ کہ یہ مذبح گرانے میں شریک تھے۔ وہ سب کے سب بغیر کسی آنچ کے رہا ہو گئے۔ اور مذبح کا انہدام تو عین دوپہر کے وقت ہُوا تھا۔۔ دوسرے سب انسپکٹر تھانہ صدر بٹالہ [illegible] تفصیل آئندہ [illegible]

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں پیر قاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)